خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ | 9 اکتوبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 230 | بدھ 25 جمادی الاول 1417ھ 9 اخاء 1375ہش 9 اکتوبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو

آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ جو غیروں کے لئے کرامت ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل بات یہی ہے کہ انسان خدا کی راہ میں جب تک اپنے اوپر ایک موت اور حالت فنا وارد نہ کر لے تب تک ادھر سے کوئی پروا نہیں کی جاتی۔ البتہ جب خدا دیکھتا ہے کہ انسان نے اپنی طرف سے کمال کوشش کی ہے اور میرے پانے کے واسطے اپنے اوپر موت وارد کرلی ہے تو پھر وہ انسان پر خود ظاہر ہوتا ہے اور اس کو نوازتا اور قدرت نمائی سے بلند کرتا ہے۔ دیکھو کلام الٰہی میں ہے (-) قاعدین یعنی ست اور معمولی حیثیت کے لوگ اور خدا کی راہ میں کوشش اور سعی کرنے والے ایک برابر نہیں ہوتے۔ یہ تجربہ کی بات ہے اور سالہائے دراز سے ایسا ہی دیکھنے میں آ رہا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 507)

تم زبان سے جو کچھ کہو تمہارا کردار اس کا گواہ بن جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے جو نصیحت کرے کہ فلاں بات نہیں کرنی چاہئے اگر وہ اس میں ہو تو وہ شخص ناصح نہیں بلکہ منافق بن جاتا ہے اور اس کا کبھی نیک اثر نہیں پڑتا۔ اس لئے نہی عن المنکر میں بھی اور امر بالمعروف میں بھی یہ دونوں باتیں شامل ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (...) میں تمہیں ایسا دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم زبان سے جو کچھ کہو تمہارا کردار اس کا گواہ بن جائے۔ تم جب بھلائی کی باتیں بیان کرو تو بھلائی تم میں پائی جائے۔ جب تم بد باتوں سے روکو تو ان باتوں سے تم خود پاک ہو چکے ہو۔ یہ مضمون اس میں شامل ہے۔ پس اس پہلو سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جماعت احمدیہ کی اصلاح کے لئے بہت ضروری ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جی ہم میں کمزوریاں ہیں ہم کیسے لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہیں (کلام الٰہی) نے ان کا منہ بند کر دیا ہے نصیحت کا حکم دے ہی دیا ہے جیسے بھی ہو نصیحت ضرور کرنی ہے۔ جب نصیحت کرو گے تو تمہارا نفس آپ ہی تمہیں پکڑے گا۔ ہر روز شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔ جب علیحدہ بیٹھو گے تو سوچو گے میں یہ یہ باتیں کہہ کے آیا ہوں مجھ میں تو یہ نہیں ہیں اور اندر اندر تمہارا نفس ندامت اور شرم سے کٹنا شروع ہو جائے گا۔ بسا اوقات تم پانی پانی ہو رہے ہو گے لیکن مجبور ہو خدا نے تمہیں دوسرا رستہ ہی نہیں دیا۔ حکم دے دیا ہے کہ تم نے ضرور امر بالمعروف کرنا ہے۔ پس جو امر بالمعروف غیروں کی جانب ہے وہ اندر کی طرف بھی ایک رخ رکھتا ہے اور وہ لوگ جو دل کے سچے ہوں اگر ان میں بعض خوبیاں نہ بھی ہوں تو امر بالمعروف کے نتیجے میں ان خوبیوں کی طرف توجہ پیدا ہو گی اور رفتہ رفتہ انسان وہ خوبیاں اپنانے کا اہل ہوتا چلا جائے گا۔

بدیوں سے روکنے والا شخص اگر اس میں کچھ شرافت اور حیا باقی ہو تو جب روکے گا اس کا دل کئی گنا زیادہ طاقت سے اس کو روک رہا ہو گا۔ اس کا ضمیر اس کو ملامت کر رہا ہو گا۔ کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کا ضمیر پھر ایسا طاقتور ہوتا چلا جاتا ہے کہ ان کی راتوں کی نیند حرام کر دیتا ہے۔ وہ بے چینی سے لکھتے ہیں کہ ہم میں فلاں برائی ہے جو جاتی نہیں فلاں کمزوری ہے جو ہٹتی نہیں فلاں خوبی ہم اپنانا چاہتے ہیں کوشش کر رہے ہیں لیکن نہیں اپنا سکتے۔ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک طبعی نتیجہ ہے اور اس معاملے میں خدا نے آپ کو کوئی آزادی نہیں دی۔ ہر (موحد) کے لئے حکم ہے کہ اس نے ضرور امر بالمعروف کرنا ہے اور ضرور نہی عن المنکر کرنی ہے۔ اور دوسری طرف یہ شرط لگا دی ہے کہ جو تم کہتے ہو ویسا کیا بھی کرو۔

اب بتائیں کہ جائے کہاں کوئی؟ دونوں طاقتوں کے بیچ میں ایسا پھنسا ہے کہ (کلام الٰہی) نے کوئی جائے فرار باقی نہیں چھوڑی۔ ایک طرف یہ آواز ہے کہ امر بالمعروف کرو۔ نہی عن المنکر کرو اور دوسری طرف آواز آ رہی ہے کہ (...) کیوں ایسی باتیں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔ اللہ

باقی صفحہ 7 پر

اٹھو! اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یوم تحریک جدید

○ سال رواں کا دوسرا "یوم تحریک جدید" مورخہ 4۔ اکتوبر 1996ء کو منایا جائے۔
آپ سے درخواست ہے کہ "جلسہ یوم تحریک" کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔
(وکیل الدیوان تحریک جدید)

قرارداد تعزیت

○ ممبران جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور حلقہ کے نہایت مخلص دوست مکرم محترم شیخ مبارک محمود پانی پتی صاحب کی وفات پر دلی افسوس اور غم کا اظہار کرتے ہیں جو بقضائے الٰہی مورخہ 28۔ ستمبر لاہور میں انتقال کر گئے۔
محترم شیخ مبارک محمود صاحب اگرچہ واقف زندگی نہیں تھے لیکن انہوں نے عملاً اپنی ساری زندگی اور اپنی ساری استعدادیں جماعت کی خدمت کے لئے وقف رکھیں۔ نہایت متقی۔ درویش صفت۔ بزرگ اور قربانی کرنے والے فرشتہ سیرت انسان تھے۔ جماعت احمدیہ لاہور کی لمبے عرصہ تک بطور سیکرٹری اشاعت و تصنیف خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد سلیم صاحب جنجوعہ ابن مکرم محمد شریف صاحب (راجیکی کریانہ سٹور) دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ مورخہ 19۔ ستمبر 96ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک بعمر 60 سال وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ 20۔ ستمبر 1996ء کو بیت الاقصیٰ ربوہ میں بعد جمعہ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم محمد شریف صاحب نے دعا کروائی۔
احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

9- اخاء 1375 ہش 9 - اکتوبر 1996ء

اپنے مفادات سے بالا ہو کر سوچئے

تلقین تو بڑی کی جاتی ہے کہ سچ بولا جائے لیکن جھوٹ کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ جھوٹ یوں تو اپنے مفاد میں بولا جاتا ہے یا کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے بولا جاتا ہے۔ اس لئے اکثر اوقات لوگ سچ کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔ بعض اوقات یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سچ بولنے سے نقصان ہو گا۔ نقصان ہو بھی سکتا ہے لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ نقصان ہی ہو۔ اور اگر نقصان کا اندیشہ ہو تو انسان کو مرد میدان بن کر سامنے آنا چاہئے۔ اور سچ سے جو سزا لینی پڑے وہ لینی چاہئے۔ اس سے گو نقصان اٹھانا پڑے وہ اٹھانا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ سچ بولنے اور جھوٹ چھوڑنے کے لئے دل گردہ چاہئے۔ اپنے مفاد کو پس پشت رکھ کر بھی سچ بولنا چاہئے اور جھوٹ سے گریز کرنا چاہئے۔ سچ بولنے سے ہر شخص کو فائدہ ہوتا ہے۔ اگر فوری طور پر فائدہ نہ بھی ہو تو دور رس نتائج مفید ہی نکلتے ہیں۔ جھوٹ ایک ایسی بات ہے جس کا بعض اوقات اس شخص کو پتہ بھی نہیں چلتا جس کے متعلق جھوٹ بولا جاتا ہے۔ اور اس لئے وہ اس کا توڑ نہیں کر سکتا۔ جھوٹ سے انسانی کردار پر ایسا دھبہ لگایا جا سکتا ہے کہ ماحول کے تمام لوگ نفرت کرنے لگیں اور جس سے نفرت کرنے لگیں اسے اس بات کا بھی علم نہ ہو کہ کیا ہو گیا ہے اور لوگوں نے کیوں منہ موڑ لیا ہے۔ کسی نے اس کے متعلق کیا غلط بات کہہ دی ہے۔

پس جھوٹ نقصان پہنچانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایک ایسی کمزوری ہے جو معاشرے میں تباہی مچا دیتی ہے اور معاشرے میں تباہی مچانے کا مطلب یہ ہے کہ انسانی زندگی کو تلپٹ کر کے رکھ دیتی ہے۔ ایک دوسرے کے دل میں انقباض پیدا ہونے لگتا ہے ایک دوسرے سے لوگ الگ الگ ہونے لگتے ہیں۔ اور معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کر بکھر جاتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے مفادات کو اتنا زیادہ اہم نہ سمجھیں کہ ان کے لئے جھوٹ بولنا پڑے تو جھوٹ بھی بول لیں۔

وسیع حوصلگی پیدا کرنی چاہئے۔ دوسرے لوگوں کے متعلق جھوٹ اس لئے بولا جاتا ہے کہ انہیں نقصان پہنچایا جائے۔ یہ بات بھی وسیع حوصلگی کے منافی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ صرف اسی طرح ممکن ہے کہ ہم اپنے آپ سے بالا ہو کر سوچیں اور سب کے مفاد کو سامنے رکھیں۔ صرف اپنے مفاد کو نہیں۔ وہ جو کہتے ہیں کہ جیو اور جینے دو۔ وہ اسی طرح ممکن ہے کہ اپنے مفادات سے بالا ہو کر سوچا جائے۔ اپنے مفادات حاصل تو کئے جائیں۔ لیکن دوسروں کے مفاد کی قیمت پر نہیں۔ اور اپنے مفاد بھی اس طرح نہ حاصل کئے جائیں کہ معاملات میں ڈنڈی ماری جائے۔ ڈنڈی مارنے سے جو مفادات حاصل ہوتے ہیں انہیں حقیقی طور پر مفادات نہیں کہا جا سکتا وہ در حقیقت نقصان ہی کا باعث ہوتے ہیں اور جب یہ بات کھل جاتی ہے تو انسان کو اپنے کردار پر بھی اعتماد نہیں رہتا۔ دوسرے لوگ تو اسے برا بھلا کہتے ہی ہیں وہ بھی اپنے آپ کو اچھا نہیں سمجھتا۔ اور اس طرح اس کی زندگی اجیرن ہونے لگتی ہے۔

پس آیئے ہم اپنے مفادات حاصل کرتے ہوئے بھی اپنے مفادات سے بالا ہو کر سوچنے کی عادت ڈالیں کسی کے مفادات کو نقصان نہ پہنچائیں اور کسی کے متعلق ایسی بات نہ کہیں جو بلاوجہ اس کی کردار کشی کا باعث ہو۔ اگر ہم ایسا کریں تو لوگ بھی ہم سے خوش ہوں گے اور یہ بات خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کا بھی باعث ہو گی۔

جس کو حاصل خدا کی ہے تائید
رات شبرات' دن ہے اس کا عید
جتنے منہ' ہیں اسی قدر باتیں
کچھ بھی کہتی نہیں اسے تنقید

ابو الاقبال

○

ہر رات کے نصیب میں کیسے سحر نہ ہو؟
قربانیوں کی فصل کا شیریں ثمر نہ ہو؟

جس رہ سے راہرو کئی گذرے ہوں عمر بھر!
اس رہ میں سایہ دار کوئی بھی شجر نہ ہو؟

جو وقت کا مکین ہے اس شخص کو سلام!
گھر بھی نہ ہو۔ مگر وہ کبھی در بہ در نہ ہو!

پابندی وفا کا سبق سیکھنے کے بعد!
تنہا مسافتیں ہوں کوئی ہمسفر نہ ہو؟

کوتاہی مانگنے میں کہیں ہو گئی ضرور!!
ممکن نہیں دعاؤں میں کوئی اثر نہ ہو!

تقصیر ہو گئی ہے کہیں کوئی بھول چوک!
ہو اژدھامِ مردماں! اور راہبر نہ ہو؟

عظمت ہر ایک دل میں ہے تیرے خدا کا گھر
دستک کو اپنا ہاتھ بڑھا- چاہے در نہ ہو

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

ضروری اعلان

○ جب سے ڈاک خانہ کے عام لفافہ کی قیمت 2-25 روپے مقرر ہوئی ہے۔ اور اندرون پاکستان ائرمیل لفافہ کی قیمت -/3 روپے اس وقت سے احباب جماعت کی طرف سے موصول ہونے والے لفافوں پر محصول ڈاک یعنی ٹکٹ پوری قیمت کے نہ لگانے کے باعث دفتر میں بیرنگ ہو کر موصول ہونے لفافوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے جس کی وجہ سے یہ لفافے 50 پیسے سے لیکر دو تین روپے ادا کر کے وصول کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے احباب کرام لفافہ پوسٹ کرتے وقت ڈاک خانہ سے اس کی تصدیق ضرور کروا لیا کریں کہ آیا جو محصول ڈاک لگایا گیا ہے وہ درست ہے یا نہیں تا وہ بیرنگ نہ ہونے پائیں۔

(نظارت مال)

ضروری اطلاع

○ حلقہ دار الرحمت وسطی و غربی- فیکٹری ایریا- ناصرہ آباد کے ماہانہ خریداران الفضل سے درخواست ہے کہ خاص حالات کی بناء پر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اپنے مکمل پتہ جات (جس نام پر اخبار لگا ہوا ہے) فوری طور پر مکرم مینجر صاحب الفضل یا احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ کو پہنچا کر ممنون فرمادیں۔ نیز بل ماہ ستمبر 96ء اور بقایا جات کی ادائیگی احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ پر باخذ رسید ادا فرمائیں۔ تا اطلاع ثانی بل کی ادائیگی ہاکر کو قطعاً نہ کریں۔ تاکید ہے۔

رابطہ محمد افضل بٹ- کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ
فون 211079
احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ فون نمبر
211006

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

تعلیم الاسلام کالج کی تعمیر

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے 25۔ نبوت / نومبر 1344/1965 ہش کو اساتذہ و طلبہ تعلیم الاسلام کالج کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"میں اس درسگاہ سے قبل مختلف دوروں سے گزرا ہوں۔ طالب علمی کے زمانہ میں پہلے میں نے (کلام الٰہی) حفظ کیا۔ پھر دینی اور عربی تعلیم حاصل کی' اور پھر دنیوی تعلیم کے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ گورنمنٹ کالج میں پڑھا۔ پھر انگلستان گیا اور آکسفورڈ میں بھی پڑھا۔ جب میرا تعلیمی زمانہ ختم ہوا اور میں انگلستان سے واپس آیا تو حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے مجھے جامعہ احمدیہ میں بطور استاد لگا دیا۔ اس وقت مجھے عربی تعلیم چھوڑے قریباً دس سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ اس لئے میرے دماغ نے کچھ عجیب سی کیفیت محسوس کی۔ کیونکہ وہ علوم جو میرے دماغ میں اب تازہ نہیں رہے تھے وہی علوم مجھے پڑھانے پر اب مقرر کر دیا گیا اور میں نے دل میں کہا کہ اللہ خیر کرے اور مجھے توفیق دے کہ میں اپنی ذمہ داری کو صحیح طور پر نباہ سکوں۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مجھے جامعہ احمدیہ کا پرنسپل بنا دیا گیا۔ اس وقت مجھے اللہ تعالیٰ کے پیار اور حسن کا عجیب تجربہ ہوا۔

... اللہ تعالیٰ نے یہ فضل کیا کہ میری کلاس جب پہلی دفعہ یونیورسٹی میں گئی تو جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے سارے کے سارے طلبہ پاس ہو گئے۔ اس وقت مجھے اپنے رب کی قدرتوں کا مزید یقین ہوا۔ اور میں نے سمجھا کہ علوم کا سیکھنا اور سکھانا بڑی حد تک اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے اور کمزور انسان ہونے کی حیثیت سے ہماری کوششوں میں جو کمی رہ جاتی ہے اس کی کمی کو ہم اپنی دعاؤں سے پورا کر سکتے ہیں۔ یہ تجربہ 41-40ء سے اب تک مجھے رہا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ اس کالج میں بھی سب سے کم لیکچر دینے والا میں ہی تھا۔ اگر دوسرے اساتذہ سو سو لیکچر دیتے تو میں چالیس پچاس سے زیادہ لیکچر نہ دے سکتا تھا۔ شاید کچھ اپنی غفلت کی وجہ سے اور کچھ اپنی دیگر ذمہ داریوں کی وجہ سے۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ اس کے حضور دعائیں کرنے کی وجہ سے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل رہا ہے کہ جو پرچہ میں پڑھاتا رہا ہوں (اکنامکس اور پولٹیکل سائنس پڑھائے ہیں) اس کے بڑے اچھے نتائج نکلتے رہے ہیں۔ ایک کلاس میری ایسی تھی کہ جس کے متعلق ایک دفعہ مجھ پر یہ اثر ہوا کہ میں نے کچھ حصے ان کو صحیح رنگ میں نہیں پڑھائے اور اس میں طلبہ کمزور ہیں۔ امتحان سے پندرہ بیس دن پہلے مجھے خیال آیا کہ ایک عنوان ایسا ہے کہ اگر میں اس کے متعلق ان کو نوٹ تیار کر کے دے دوں تو خدا کے فضل سے یہ طلبہ بڑا اچھا نتیجہ نکال لیں گے چنانچہ میں نے ایک نوٹ تیار کیا اور کوشش کر کے میں نے خود طالب علموں کے پاس پہنچایا اور ان کو کہا کہ اس کو یاد کر لو۔ چنانچہ جب پرچہ آیا تو اس میں تین سوال ایسے تھے جو میرے اس نوٹ کے ساتھ تعلق رکھتے تھے اور چونکہ وہ مختصر اور کمپری ہنسو (مکمل) تھا اور تازہ تازہ ان کے ذہن میں تھا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس سال نصف سے زیادہ طلبہ نے اس پرچہ میں فرسٹ ڈویژن حاصل کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔

پس میرے اپنے سارے زمانہ میں یہ تجربہ رہا ہے کہ جب ہم اپنے رب کی طرف عاجزی اور انکساری کے ساتھ جھکتے ہیں تو وہ اپنے فضل اور رحم کی بارشیں ہم پر کرتا ہے۔ ہمارا خدا بخیل نہیں بلکہ بڑا دیالو ہے۔ اگر کبھی ہم کامیاب نہیں ہوتے تو اس کا سبب صرف یہ ہوتا ہے کہ ہم بعض دفعہ لاپروائی سے کام لیتے ہیں اور اس کی طرف جھکنے کی بجائے دوسرے دروازوں کو کھٹکھٹانے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ دروازے کھولے نہیں جاتے۔

تو اس زمانہ میں جب میں جامعہ میں تھا میں نے اپنا دل اور دماغ اس ادارے کو دے دیا تھا اور بڑی محنت سے اس کی نشوونما کی طرف توجہ کی تھی۔ اور اس زمانہ میں جب میں نے حساب لگایا تو مجھے اس بات سے بڑی خوشی ہوئی کہ پہلے یا دوسرے سال جتنے جامعہ احمدیہ کے واقفین زندگی (دعوت الی اللہ) کے میدان میں اترے اس سے پہلے پانچ یا سات سال کے طلبہ کی مجموعی تعداد بھی اتنی نہ تھی۔ اور اس زمانہ کے بہت سے طالب علم ہیں جو اس وقت (دعوت الی اللہ کے) میدان میں کام کر رہے ہیں۔

پھر 1944ء میں جب میں اپنی بیگم کی بیماری کی وجہ سے ان کے علاج کے لئے دہلی گیا ہوا تھا۔ اچانک ایک دن ڈاک میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (-) کا خط مجھے ملا کہ یہاں قادیان میں ایک کالج کھولنے کا فیصلہ ہوا ہے اور حضرت صاحب نے تمہیں اس کالج کا پرنسپل مقرر فرمایا ہے۔ میں بڑا پریشان ہوا۔ کہ پہلے میں عربی قریباً بھول چکا تھا تو مجھے جامعہ میں لگا دیا گیا۔ اب جب میرا ذہن کلی طور پر اس چیز کی طرف متوجہ ہو چکا ہے تو مجھے وہاں سے ٹرانسفر کر کے ایک انگریزی ادارے کا پرنسپل بنا دیا گیا ہے۔ اس وقت ابھی صرف انٹرمیڈیٹ کالج تھا۔ خیر خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اس ذمہ داری کو بھی نبھانے کی توفیق دے اور ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔ ابتداء بالکل چھوٹے سے کام سے ہوئی۔ اس جماعت پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس میں جو ساتھی ملتے ہیں وہ بڑے پیار سے کام کرنے والے اور تعاون کرنے والے ہوتے ہیں۔ گو بہت سے میری طرح بالکل RAW (خام) تھے یعنی اس وجہ سے RAW تھا کہ اس میدان سے بالکل ہٹ چکا تھا اور عربی کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔ اور اکثر ان میں سے وہ تھے جو ایم۔ اے پاس کرتے ہی وہاں آ گئے تھے۔ جنہیں کوئی تجربہ نہ تھا۔ باقی سب RAW ہی تھے۔ ہم نے جو کوششیں کیں وہ تو کیں' ہمارے جو سائل تھے شاید آپ ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

ایک چھوٹی سی مثال سے اس کو واضح کر دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ ایک لمبے عرصہ تک پرنسپل کے دفتر کے سامنے چق بھی نہ تھی۔ دروازہ یونہی کھلا رہتا تھا۔ پھر ان چقوں کے حصول کے لئے محترم قاضی محمد اسلم صاحب کو سپیشل سفارش کرنی پڑی۔ تب جا کر اس دفتر کو چقیں نصیب ہوئیں اور ایک حد تک اطمینان اور پرائیویسی جو کام کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہے' میسر آئی۔

پھر مالی لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ عجیب سلوک رہا ہے کہ میں نے کبھی نہیں سوچا اور نہ دیکھا اور نہ پتہ کیا کہ ہمارے کھاتوں میں کتنی رقم ہے۔ ہمیشہ یہ سوچا کہ جو خرچ آپڑا ہے وہ ضروری ہے کہ نہیں اور اس خرچ میں کوئی فضول خرچی تو نہیں۔ ناجائز حصہ تو نہیں۔ اگر جائز ضرورت ہوتی تو پھر یقین ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر رحم کرتے ہوئے اس جائز ضرورت کو پورا کرنے کی ذمہ داری لی ہوئی ہے۔ پھر جب سال گزرتا' حساب کرتے تو ساری رقوم ایڈجسٹ ہو جاتیں اور کبھی فکر یا تردد کرنا نہیں پڑا۔ ورنہ یہ کالج جس میں آپ اس وقت بیٹھے ہیں کبھی نہ بنتا۔

جب میں نے اس کالج کا نقشہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی خدمت میں پیش کیا تو آپ مسکرائے اور فرمایا کہ اتنا بڑا کالج بنانے کے لئے میرے پاس پیسے نہیں۔ میں تمہیں ایک لاکھ روپیہ کالج کے لئے اور پچاس ہزار روپیہ ہوسٹل کے لئے دے سکتا ہوں۔ اور یہ نہیں کرنے دوں گا کہ کالج کی بنیادیں اس نقشہ کے مطابق بھر لو اور پھر میرے پاس آ جاؤ کہ جی! آپ کا دیا ہوا لاکھ روپیہ خرچ ہو گیا ہے۔ کالج کی صرف بنیادیں بھری گئی ہیں' تکمیل کے لئے اور پیسے دے دو پس انجینئر سے مشورہ کر کے اس نقشہ پر سرخ پنسل سے نشان لگواؤ کہ ایک لاکھ سے بلڈنگ کا اتنا حصہ بن جائے گا وہ میں نے تم سے بنا ہوا لے لینا ہے۔

میں نے اس وقت جرأت سے کام لیتے ہوئے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ ٹھیک ہے میں آپ سے پیسے مانگنے نہیں آیا' نقشہ منظور کرانے آیا ہوں اس کے لئے آپ دعا کریں۔ میں لکیریں لگوا کر لے آؤں گا۔ لیکن مجھے اجازت دی جائے کہ جماعت سے عطایا وصول کر سکوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ ٹھیک ہے عطایا وصول کرو لیکن لکیریں ڈلوا کر لاؤ۔

میں نے نقشہ پر مشورہ کرنے کے بعد لکیریں ڈالیں۔ پھر حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ تب حضرت صاحب نے منظوری دی کہ کام شروع کر دو۔ لیکن اس کے بعد نہ مجھے یاد رہا کہ وہ لکیریں کس حصہ پر ڈالی گئی تھیں نہ حضرت صاحب کو یہ کہنے کی ضروت پڑی کہ لکیریں کہیں اور ڈالی گئی تھیں اور کالج کا پھیلاؤ زیادہ ہو گیا ہے اور رقم کا مطالبہ کر رہے ہو۔

تو اللہ تعالیٰ ہر مرحلہ پر آگے بڑھنے کی توفیق دیتا چلا گیا۔ جب ہم ایک جگہ پہنچتے تو میں اپنے ساتھیوں کو جو تعمیر کر رہے تھے کہہ دیتا کہ اگلا کام بھی شروع کرا دو۔ جب وہ حصہ بن جاتا تو میں کہتا کہ اب اگلا حصہ بھی بنا لو۔ میں شاہد ہوں اس بات کا اور پورے یقین اور وثوق کے ساتھ آپ کو یہ بات بتا رہا ہوں کہ آج تک مجھے (جو خرچ کرنے والا تھا) پتہ نہیں کہ یہ رقم کہاں سے آئی جیسا کہ آپ جانتے ہیں سب آمد خزانہ میں جاتی ہے اور سب خرچ چیکوں کے ذریعہ ہوتا ہے لیکن کبھی ہم نے اس کو سمیٹا نہیں۔ یہ کالج کی عمارت' ہوسٹل اور دوسری بلڈنگیں ہیں وہ سب ملا کر ایک لاکھ مربع فٹ سے اوپر ہیں اور میرا رف اندازہ ہے کہ ان پر چھ سات لاکھ روپیہ کے درمیان خرچ آیا ہے۔ بعض دفعہ اچھے پڑھے لکھے غیر از جماعت دوست آتے ہیں اور ان سے بات چیت ہوتی ہے تو وہ یقین نہیں کرتے کہ اتنی تھوڑی رقم میں اتنی بڑی عمارت کھڑی ہو سکتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ شاید ہم ان سے چالاکی کر رہے ہیں' صحیح رقم بتانے کے لئے تیار نہیں۔

تو جہاں تک ضروریات اور اسباب کا سوال ہے اللہ تعالیٰ نے 1944ء سے ہی اس ادارے پر اپنا خاص فضل کیا ہے اور اپنی رحمتوں کے سائے میں اسے رکھا ہے۔ وہ ہماری کمزوریوں کو اپنی مغفرت کی چادر سے ڈھانپ لیتا ہے اور نتائج محض اس کے فضل سے اچھے نکلتے ہیں۔ میرے دل میں کبھی یہ خیال پیدا نہیں ہوا۔ اور مجھے یقین ہے کہ میرے ساتھیوں کے دل میں بھی کبھی یہ خیال پیدا نہیں ہوا ہو گا کہ یہ سب کچھ ہماری کوششوں کا نتیجہ ہے کیونکہ ہم اپنی کوششوں کو خوب جانتے ہیں اور ہم سے زیادہ ہمارا رب جانتا ہے۔ جس ادارے پر اللہ تعالیٰ نے اس کثرت کے ساتھ اپنے فضل اور احسان کئے ہوں اس ادارہ کی طرف منسوب ہونے والے خواہ وہ پروفیسر ہوں یا طلبہ ان سب کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر وقت اپنے رب کی حمد کرتے رہیں تاکہ اس کے فضلوں کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔

جہاں تک میرے جذبات کا سوال ہے تو جو میرے جذبات پہلے جامعہ احمدیہ کے متعلق تھے وہی جذبات میرے دل میں اس ادارہ کے متعلق پیدا ہوئے اور میں نے اپنے دل کو' اپنے دماغ کو اپنے جسم کو اس ادارہ کے لئے خدا کے حضور بطور وقف پیش کر دیا اور بڑی محبت اور پیار کے ساتھ اس کو چلانے کی کوشش کی اور ان طلبہ کو جو یہاں تعلیم پاتے تھے میں نے اپنے بچوں سے زیادہ عزیز سمجھا۔ بے شک میں نے جہاں تک مناسب سمجھا سختی بھی کی۔ لیکن اس وقت سختی کی جب میں نے اسے اصلاح کا واحد ذریعہ پایا اور بعد میں مجھے اس دکھ کی وجہ سے راتوں جاگنا پڑا کہ کیوں میرے ایک بچہ نے مجھے اس سختی کے لئے مجبور کر دیا حتی کہ مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا۔ کئی راتیں ہیں جو

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

اگر کلام الٰہی سے اعراض شعوری یا معنوی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں اور اسکے غیروں میں فرقان رکھ دیتا ہے اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور ایمان پیدا ہوتا ہے اس کی قوتوں اور عجائبات کا مشاہدہ کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا

شراب کو بجا طور پر ام الخبائث کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابیوں اور تباہیوں سے کم ہی کوئی ایسا شخص ہو گا جو واقف نہ ہو لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ بہت عجیب ہے کہ جاننے بوجھنے کے باوجود دنیا میں اس کا استعمال بہت کثرت سے ہو رہا ہے۔

ذاتی کردار کو تباہ کرنے والی قومی وقار اور عزت کا ستیاناس کرنے والی اور بہت سی برائیوں اور خرابیوں کو پیدا کرنے والی ایسی ہی ایک بدی "جھوٹ" ہے مگر یہ بھی عجیب بات ہے کہ جھوٹ کو بہت ہی معمولی اور عام بات سمجھا جاتا ہے بلکہ بعض اوقات تو جھوٹ کو محض مذاق کے طور پر بھی استعمال کر لیا جاتا ہے اور بعض من چلے تو اپنے "طبع زاد" جھوٹ فخریہ طور پر مجالس میں بیان کرتے ہیں اور ایسے برخود غلط لوگ بھی ہمارے معاشرہ میں موجود ہیں جو جھوٹ کو کوئی برائی اور خرابی سمجھنے کے لئے ہی تیار نہیں ہوتے۔

خدا تعالیٰ نے جھوٹ اور شرک کو ہم پلہ برائی اور خرابی قرار دیا ہے ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"... جھوٹ اور شرک ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور آپ اس مضمون پر جتنا غور کریں گے اتنی ہی بات کھلتی چلی جائے گی کہ خدا کے بعد سب سے بڑا جھوٹا بت جس کی پرستش کی جاتی ہے وہ جھوٹ ہے۔ وہ بت جن کو پتھر سے بنایا جاتا تھا یا لکڑی یا لوہے یا تانبے سے گھڑا جاتا تھا وہ بت تو کسی زمانے میں پوجے جاتے تھے۔ اب تو سب سے بڑے مشرک ممالک میں بھی گنتی کے چند ہیں جو ان بتوں کی پرستش کرتے ہیں ورنہ بڑی بھاری اکثریت ہے جو ان کے نام سے بھی ناآشنا ہے کبھی مندر کی طرف منہ نہیں کیا...... لیکن جھوٹ کا بت ایسا ہے کہ دنیا کے ہر براعظم میں۔ ہر ملک میں۔ ہر شہر میں۔ ہر قصبے میں۔ بڑی بڑی سلطنتیں ہوں یا چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہوں۔ بڑی بڑی اقتصادی بادشاہتیں ہوں یا غریب کی تجارتیں ہوں ہر جگہ جھوٹ ہی جھوٹ ہے اور اس کثرت سے جھوٹ کی عبادت کی جاتی ہے کہ شاذ ہی دنیا پر کبھی یہ دور آیا ہو کہ جھوٹ کی ایسی عبادت کی جاتی ہو۔ وہ لوگ جو بظاہر سچے ہیں۔ جو روز مرہ کے معاملات میں سچے ہیں وہ اپنے بین الاقوامی معاملات میں جھوٹے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے ملک میں سیاست کے لحاظ سے صاف ستھرے ہیں اور قوم کے سامنے جواب دہ ہیں۔ غیروں کے معاملے میں ان کی سیاست سراسر جھوٹی ہو جاتی ہے۔ ان کے بہانے جھوٹے۔ ان کے نظریات جھوٹے۔ جو عذر رکھ کر وہ غیروں پر حملہ کرتے ہیں وہ جھوٹے۔ جو عذر رکھ کر حملے نہیں کرتے وہ جھوٹے۔

(الفضل 21۔ ستمبر 1992ء)

اسی امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"اپنے آپ کو موحد بنائیں۔ جھوٹ کلیتاً (ترک) کر کے توحید کے دامن میں پناہ لیں۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو وہ طاقت نصیب ہو گی جس کے نتیجہ میں آپ ایک عظیم انقلاب برپا کر سکیں گے اور یہ طاقت توحید ہی کی طاقت ہے۔ وہ ایک طاقت جس نے لازماً فتحیاب ہونا ہے وہ توحید کی طاقت ہے۔ وہ ایک طاقت جس کے لئے خدا کی غیرت کسی اور چیز کو برداشت نہیں کر سکتی... وہ توحید کی طاقت ہے۔ پس جب موحد ہو کر خدا کی ذات میں گم ہوتے ہیں تو اس کا نام تبتل الی اللہ ہے اور تبتل کے طریق میں سب سے بڑا تبتل جھوٹ سے دوری اختیار کرنا ضروری ہے اور سب سے بڑا شرک جھوٹ ہی کا شرک ہے۔"

(روزنامہ الفضل 21۔ ستمبر 1992ء)

جھوٹ متعدی بیماری کی طرح بڑھتا اور پھیلتا چلا جاتا ہے اور اس کا تعلق فرد سے بھی ہے اور قوم سے بھی اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے ہمارے پیارے امام فرماتے ہیں۔

تمام جرائم میں سب سے زیادہ کردار ادا کرنے والا اگر ایک واحد گناہ چنا جائے تو وہ جھوٹ ہی ہے اور اس کا تعلق انفرادی تعلقات سے بھی ہے اور قومی تعلقات سے بھی۔ تجارت سے بھی ہے اور سیاست سے بھی ہے۔ دنیا کے ہر شعبہ پر یہ بات حاوی ہے۔ پہلے جھوٹ ہے پھر بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔......

"... تو ایک جھوٹ ہے جو چار ماؤں کا بچہ ہے اور آگے پھر بڑے ناپاک بچے پیدا کرے گا جھوٹ کے اوپر بھی گند ہے نیچے بھی گند ہے ایسی غلیظ چیز ہے کہ (کلام الٰہی) نے جب اس کو نجس کے ساتھ ملایا تو بہت ہی خوب ملایا۔ نہایت ناپاک چیز ہے۔ گندے ماں باپ کی اولاد اور گندے بچے پیدا کرنے والا۔ اور بدنصیبی سے انسان کو سب سے زیادہ تعلق جھوٹ سے ہے۔ تو بہت بڑا شرک ہے اس سے توبہ کی جائے۔"

(خطاب 21۔ ستمبر 1992ء)

جھوٹ سے نفرت پیدا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں:۔

"احمدیوں میں بھی بہت سے تمدنی نقائص ابھی باقی ہیں...... ان میں ایک نقص یہ ہے کہ جب دو شخصوں کا آپس میں اختلاف ہو تو ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ تو جھوٹ بولتا ہے حالانکہ جھوٹ ایک بہت بڑی برائی ہے۔ جو شخص دوسرے کو جھوٹا کہتا ہے اصل میں وہ خود جھوٹا ہوتا ہے کیونکہ وہ جھوٹ کو بے حقیقت سمجھتا ہے اگر بے حقیقت اور معمولی بات نہ سمجھے تو کبھی ایسی جرات اور دلیری سے دوسرے کو جھوٹا نہ کہے کیونکہ جو شخص کسی جرم کو برا سمجھتا ہے وہ دوسرے پر اس کو تھوپنے سے بھی ڈرتا ہے...۔

...... آپس کے اختلافات اور جھگڑے تو ہر جگہ ہی ہوا کرتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ دوسرے کو جھٹ جھوٹا شریر اور فسادی قرار دیا جائے"

"... چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی بہت احتیاط کرنی چاہئے اور فوراً کسی پر جھوٹے ہونے کا فتویٰ نہیں لگا دینا چاہئے۔ تم لوگ کیوں ایسا طریق اختیار نہیں کرتے جس میں تمہارا بھی فائدہ ہو اور کسی کو نقصان بھی نہ پہنچے اور یہ کہ جس طرح خود بھول جاتے اور نسیان کر بیٹھتے ہو اسی طرح دوسرے کو سمجھ لیا کرو اور اس طرح بھی کسی کا حق غصب نہیں ہو سکتا بات وہی رہتی ہے البتہ احتیاط کا پہلو ہو جاتا ہے"

بچپن سے ہی جھوٹ سے نفرت سکھانے کی تلقین کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت ثانی فرماتے ہیں۔

"بچپن کا زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ بچے کے اس وقت کے حالات کے ماتحت اس سے جس قسم کی مشق کروائیں وہ بآسانی کر سکتا ہے۔ لیکن اگر بچپن میں جھوٹ یا چوری وغیرہ کی عادات پڑ جائیں تو بڑے ہو کر ان کو کتنے ہی وعظ و نصیحت کئے جائیں کتنا ہی سمجھایا جائے اور کتنی ہی ملامت کی جائے لیکن وہ ان افعال کو برا سمجھتے ہوئے بھی ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے ایسے لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور پھر روتے ہیں کہ ہم سے غلطی ہو گئی... تو بچپن کی عادت انسان کے ساتھ جاتی اور باقی رہتی ہے۔ (-) اس لئے بچپن میں بچوں کو اخلاق فاضلہ کی مشق کروانی چاہئے اس سے آئندہ نسلوں کی حفاظت ہو جائے گی۔...... غرض بچپن کا زمانہ اخلاق فاضلہ کے سیکھنے کا بہترین موقع ہے"

جھوٹ کی تباہ کاریوں اور سچ کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"جھوٹ قوموں کے لئے ایک کیڑا ہے جو ان کے برگ و بار کو کھا جاتا ہے اور انہیں بڑھنے نہیں دیتا... پس میں... سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ سچائی کو اپنا شیوہ بنائیں اور لوگوں کے سامنے اپنا اچھا نمونہ پیش کریں... سچائی سے اگر شکست بھی ہو تو وہ ہزار فتح سے بہتر ہے اور وہ فتح جو جھوٹ سے حاصل ہو وہ ہزار شکست کے برابر ہے۔ آج کل یہ بات لوگوں کے منہ پر عام ہے کہ اس زمانہ میں جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں یہ بات ان کی بالکل غلط اور بے بنیاد ہے... جو شخص سچائی سے اپنی روزی کمانے کا اللہ تعالیٰ سے عہد کرے یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ اسے بھوکا رکھے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق قدم اٹھاتا ہے"

"سچ سے ہی کامیابی ہے اور سچ سے ہی انسان کا رعب قائم رہتا ہے" (الفضل 46-4-13)

بعض ایسے گناہ جو بالعموم معمولی سمجھے جاتے ہیں ان کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔

... تمہیں ان عیوب سے محفوظ رہنا چاہئے بلکہ اگر تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں تب بھی تم کہو کہ ہمیں موت منظور ہے مگر بے ایمانی نہیں۔ تو یہ چیزیں اس قسم کی ہیں کہ اس میں ہم تم سے بہت اچھی امید رکھتے ہیں اور تمہارا فرض ہے کہ بجائے اس کے کہ خود ان گناہوں کا ارتکاب کرو اگر کوئی اور شخص اس قسم کی غلطی کرے تو اسے سمجھاؤ اور اگر سمجھانے کے بعد بھی نہ مانے تو اس کی شکایت کرو اور اس بات کو یاد رکھو کہ جیسے غلہ میں کیڑا لگ جاتا ہے اسی طرح یہ گناہ تمہاری روحانیت کے لئے موت کے کیڑے ہیں۔ اگر تمہارے پاس سال بھر کا غلہ ہو اور تمہاری غفلت سے اسے کیڑا لگ جائے... تو نتیجہ یہ ہو گا کہ جب تم غلہ کو کوٹھی سے نکالو گے تو وہ کرم خوردہ ہو گا اور تمہارے کسی کام نہیں آئے گا۔ اسی طرح اگر اس قسم کی ٹھگوں کی جماعت پیدا ہو جائے تو جماعت کو گھن کھا جائے گا اور جب دین کے لئے لڑائی کا وقت آئے گا اور ہم اپنے سپاہیوں کے مخزن کو دیکھیں گے تو بجائے اس کے کہ اس میں سے زندہ اور دیندار سپاہی نکلیں مردہ اور بے دین آدمی نکلیں گے اور وہ (دین حق) کو فائدہ پہنچانے کی بجائے اس کے ضعف اور تنزل کا باعث بن جائیں گے۔

(الفضل 2۔ دسمبر 1942ء)

جھوٹ کی نحوست کو ترک کرنے سے قومی وقار حاصل ہوتا ہے حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

سچ ایک ایسی چیز ہے جو قومی وقار کو قائم کرتی ہے اور سچ بولنے والی قوم تمام دنیا میں اپنی اس خوبی کی وجہ سے قابل تعظیم سمجھی جاتی ہے اگر انسان سچ بولے تو دوسرا شخص مرعوب ہو جاتا ہے... سچ کو اپنا شعار بناؤ جب دنیا پر ثابت ہو جائے گا کہ تم سچ بولتے ہو تو تمہارا مظلوم ہونا دنیا پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے گا اور دنیا تمہاری طرف خود بخود مائل ہو جائے گی۔ اگر تمہارا ایک آدمی ایک طرف ہو گا اور ہزار آدمی ایک طرف ہو گا تو بھی دنیا یہی کہے گی کہ جو بات یہ ایک آدمی کہتا ہے وہ صحیح ہے اور جو بات یہ ہزار آدمی کہتا ہے وہ غلط ہے۔

(الفضل 47-2-21)

جھوٹ بد اخلاقی اور بد رسموں کا قلع قمع کرنے کے لئے نصیحت کرتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

تمام بد اخلاقیوں کو۔ بد رسموں کو ان جہالتوں کو جو (دین حق) سے پہلے کی باتیں ہیں ان سب کو ہمیں اتار کر پھینک دینا چاہئے یاد رکھیں... بدیاں گھروں میں پیدا ہوتی ہیں اور گھروں سے گلیوں میں نکلتی ہیں۔ گلیاں پھر شہروں کو گندا کرتی ہیں۔ پھر وہ ملک گندا ہو جاتا ہے...... مذہبی نظام ہے۔ علماء کا نظام ہے ان کا کام یہ ہے کہ جو گند گھروں سے باہر نکلتے ہیں وہ گلیوں میں ان کی صفائی کا انتظام کریں وہ اگر صفائی کی بجائے اپنی ٹوکریاں اور ان میں پھینک رہے ہوں تو ایسے (نظام) کے بچنے کا پھر کیا سوال ہے۔ پس جماعت احمدیہ کو باشعور جماعت کے طور پر ان بدیوں کے خلاف (سعی) کرنا چاہئے اور اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دینے سے پہلے اپنے گھروں کو با اخلاق بنانا چاہئے۔

الفضل یکم فروری 1989ء)

جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ اسکی خیر ہرگز نہیں ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

ڈاکٹر سید اختر احمد اورینوی

ڈاکٹر سید اختر احمد اورینوی ' پٹنہ یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے صدر کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ آپ اردو ادب میں ڈی لٹ یعنی ڈاکٹر آف لٹریچر تھے۔ اردو میں افسانہ نگاری بھی کرتے تھے اور پہلے پہل اپنی افسانہ نگاری کی وجہ سے ہی ادبی حلقوں میں جانے گئے۔ آپ کا تعلق بہار کے مشہور احمدی گھرانے سے تھا اور آپ نہایت دبنگ اور بے خوف احمدی تھے۔ اپنی احمدیت کو چھپانا تو دور کی بات ہے موقعہ دیکھ کر اپنے دوستوں بزرگوں تک خاموشی سے احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہتے تھے۔ خاکسار سے ان کا تعارف صرف احمدیت کی وجہ سے ہوا۔ میں پنجاب یونیورسٹی سے اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھ رہا تھا۔ اس مقالہ کی تکمیل کے لئے بھارت کی مشہور لائبریریوں تک رسائی حاصل کرنا ضروری تھا۔ اس زمانہ میں ہندوستان جانا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا مگر ان لائبریریوں کے حوالے حاصل کئے بغیر بھی چارہ نہیں تھا۔ آخر میں نے ڈاکٹر سید اختر اورینوی صاحب کو ایک خط لکھا ان کا پتہ نقوش والوں سے ملا تھا۔ نقوش کے شخصیات نمبر میں ڈاکٹر اختر اورینوی صاحب کا ایک مضمون چھپا تھا جس میں انہوں نے علی الاعلان لکھا تھا کہ مجھے جس شخصیت نے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ سیدنا مرزا بشیرالدین محمود احمد کی ذات بابرکات ہے۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب کی یہ بات بہت اچھی لگی کہ آپ نے یوں برملا ادبی پرچے میں اپنے عقائد اور عقیدت کا ذکر کیا ہے۔ خط میں میں نے انہیں بتایا کہ حوالوں کی ضرورت ہے ' بھارت جانے کا کوئی سوال ہی نہیں۔ انڈیا آفس اور برٹش میوزیم سے مطلوبہ حوالے آگئے ہیں۔ بھارت کا کوئی حوالہ موجود نہیں ظاہر ہے پی ایچ ڈی کا مقالہ کیسے مکمل ہو سکتا ہے؟ آپ نے نہایت محبت کا جواب لکھا کہ آپ سے ہمارا احمدیت کا رشتہ ہے اور فی زمانہ یہی رشتہ ہی سب سے مستحکم رشتہ ہے آپ تردد نہ کریں یہاں سے جو امداد بھی ممکن ہو گی بہم پہنچائی جائے گی۔ خدا بخش لائبریری پٹنہ ' حوالوں کے لحاظ سے بہت ہی اہم لائبریری ہے اس لائبریری میں سے مجھے جتنے حوالے درکار تھے وہ ڈاکٹر صاحب نے ازراہ کرم بھجوائے۔ آج تو آدمی اس مرحمت عظیم کا اندازہ بھی نہیں کر سکتا کہ اس کام میں کتنی دقت اور محنت درکار ہوئی ہو گی مگر ڈاکٹر صاحب نے ذاتی کوشش سے یا اپنے شاگردوں کے ذریعہ وہ حوالے حاصل کئے اور مجھے بھجوائے۔ وہ زمانہ فوٹو کاپی کا زمانہ نہیں تھا ہر چیز اپنے ہاتھ سے نقل کرنا پڑتی تھی یا پھر صرف کثیر سے مسودہ کی تصویر لینا پڑتی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے سب کچھ احمدیت کے رشتہ کے ناطے سے کیا۔ اللہ انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے۔ میرے نگران استاذی المکرم پروفیسر سید وقار عظیم صاحب نے جب اختر صاحب کے بھیجے ہوئے حوالے دیکھے تو حیران رہ گئے۔ فرمانے لگے آپ نے ان پر کیا جادو کیا کہ اتنے قیمتی حوالے پٹنہ سے آگئے۔؟ میں نے کہا جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے! یہ احمدی ہونے کا جادو ہے۔

اس کے بعد جب میں پی ایچ ڈی کے امتحان میں کامیاب ہو گیا تو ڈاکٹر صاحب کو اپنی کامیابی کی اطلاع دی۔ آپ نے نہایت محبت سے مبارکباد کا پیغام بھیجا۔ ساتھ ہی یہ بھی درخواست کی کہ حضرت حافظ مختار احمد شاہجہانپوری کی خدمت میں حاضران کی طرف سے سلام عرض کروں اور دعا کی درخواست کروں۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب سے کوئی رابطہ نہ ہو سکا۔ میں 1975ء میں جاپان کی اوساکا یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز میں پڑھانے کے لئے جاپان چلا گیا۔ وہیں ڈاکٹر صاحب کی وفات کی اطلاع ملی۔ ایک بزرگ احمدی استاد اور ادیب کی وفات سے صدمہ ہوا۔ اسی وقت تعزیت کا خط ان کی بیگم ' شکیلہ اختر ' کی خدمت میں لکھا۔ شکیلہ اختر بھی اردو کی مشہور افسانہ نگار ہیں۔ کافی عرصہ کے بعد اس خط کا جواب ان کے چھوٹے بھائی سید فضل احمد صاحب کی طرف سے جاپان ہی میں ملا۔ سید فضل احمد صاحب اس وقت پولیس میں ڈی آئی جی تھے۔ خط میں اختر صاحب کی بیماری کی کوئی تفصیل درج نہیں تھی سیدھا سادہ شکریہ کا خط تھا۔ اس میں درج تھا کہ چونکہ شکیلہ اختر ابھی تک صدمہ کی کیفیت میں ہیں اس لئے وہ تعزیت نامہ کا جواب دے رہے ہیں۔

دو برس پہلے کینیڈا جانا ہوا۔ برادرم کرنل محی الدین نے ایک احمدی پروفیسر ڈاکٹر شاہد احمد صاحب سے تعارف کروایا۔ شاہد صاحب نفسیات کے پروفیسر ہیں اور کینیڈا کی کسی یونیورسٹی سے منسلک ہیں۔ ایک احمدی استاد سے متعارف ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ انہی پروفیسر ڈاکٹر شاہد صاحب کے ساتھ ایک دوست سے بھی تعارف ہوا۔ شعیب احمد صاحب وہ بھی ان کے کوئی عزیز ہی تھے جب مزید تعارف ہوا تو معلوم ہوا کہ دونوں ڈاکٹر سید اختر صاحب اورینوی کے بھانجے ہیں۔ ہم نے ڈاکٹر صاحب کے احسان عظیم کا ذکر ان سے بھی کیا۔ ان کے ہاں جانا ہوا۔ ٹورانٹو میں ان کا اپنا مکان ہے۔ سب لوگ ہی نہایت مخلص نکلے۔

میں نے اپنے کینیڈا کے سفرنامہ میں ان دونوں دوستوں کا ذکر کیا تھا ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب کا بھی مختصر سا ذکر کیا تھا مگر یہ مضمون لکھنے کی تحریک پروفیسر آل احمد سرور صاحب کی خود نوشت سوانح حیات "خواب باقی ہیں" مطبوعہ علی گڑھ 1991 پڑھ کر ہوئی۔ آل احمد سرور صاحب علی گڑھ یونیورسٹی ' لکھنؤ یونیورسٹی اور کشمیر یونیورسٹی میں اردو ادب کے استاد رہے۔ اردو ادب میں اپنے تنقیدی مضامین کی وجہ سے اور اردو نواز حلقوں میں اپنی اردو دوستی کی وجہ سے منفرد اور ممتاز سمجھے جاتے ہیں۔ پروفیسر آل احمد سرور صاحب نے جن چند دوستوں کا تذکرہ علیحدہ سے اپنے کتاب میں کیا ہے ان میں ہمارے ڈاکٹر سید اختر احمد اورینوی صاحب کا ذکر خیر بھی ہے۔ وہ درج کرتا ہوں تاکہ سلسلہ کے لٹریچر میں ریکارڈ ہو جائے اور کچھ ہمیں بھی اپنے محسن کی یاد تازہ کرنے کا ثواب مل جائے۔

پروفیسر آل احمد سرور فرماتے ہیں: "سید اختر احمد اورینوی سے پہلی ملاقات 1935ء میں ہوئی تھی۔ وہ بھی اس جگہ کے امیدوار تھے جس کا میں تھا۔ ایک رجسٹر میں سارے مضامین کے تراشے ساتھ لائے تھے۔ پہلے سائنس کے طالب علم تھے پھر خرابی صحت کی وجہ سے ادب کی طرف آ گئے۔ ان کے بعض افسانوں کی اس وقت بھی شہرت تھی۔ پہلے پٹنہ کالج میں اور پھر پٹنہ یونیورسٹی میں اردو کے پروفیسر رہے۔ شعر بھی کہتے تھے اور ان کے کلام کا ایک مجموعہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ تنقیدی مضامین کے بھی کئی مجموعے نکلے۔ کالج کے ڈراموں کی ہدایت کاری وہی کرتے تھے۔ بڑے اچھے خطیب تھے۔ ایک مرتبہ پٹنہ کے گردوارہ میں انہوں نے گرو گوبند پر ایسی اچھی تقریر کی کہ ان کو ایک کرپان نذر کی گئی۔ شروع میں جب میں پٹنہ گیا تو کلیم الدین احمد کے ہاں میرا قیام تھا مگر ان کے ہاں زیادہ تر خاموشی رہتی تھی۔ کلیم الدین احمد قلم کے مرد میدان تھے مگر ان کی بات چیت ہاں یا نہیں سے آگے نہیں بڑھتی تھی۔ ایک صبح اختر آئے اور ہم دونوں کو برآمدے میں خاموش بیٹھے دیکھا۔ وہ اصرار کر کے مجھے اپنے گھر لے گئے۔ اس کے بعد جب بھی پٹنہ جانا ہوا میں اختر کے یہاں ہی ٹھہرا۔ ان کی بیگم شکیلہ اختر خود بہت اچھی افسانہ نگار تھیں اور میاں بیوی دونوں خاصے باتونی تھے۔ اختر قادیانی تھے۔ ایک دفعہ جب میں رخصت ہونے لگا تو اپنے چھوٹے بھائی فضل سے کہہ کر کچھ قادیانی لٹریچر میرے بکس میں رکھوا دیا۔ مجھ سے کچھ کہا نہیں۔ ایک زمانہ میں ادبی جلسوں اور کانفرنسوں میں میں احتشام اور اختر ساتھ ساتھ اکٹھے دیکھے جاتے تھے۔ اختر قادری نے اس پر "تین مورتی" کی پھبتی کہی تھی۔ بنگلہ دیش میں ان کے کئی عزیز بنگالیوں کے ہاتھوں کام آگئے ان کا ان پر بڑا گہرا اثر تھا۔ آخر میں پار کنسن مرض کا شکار ہو گئے تھے۔ ان سے آخری ملاقات 1974ء میں ہوئی جب وہ بستر مرگ پر تھے۔ دیکھ کر بے اختیار رونے لگے۔ شکایت کی کہ آپ میرے پاس کیوں نہیں آتے؟ میں نے کہا "اس علالت میں آپ کو میری وجہ سے زحمت ہوتی" "اختر ایک فرد کا نہیں ایک انجمن کا نام تھا۔ بہار میں ادبی سرگرمیاں انہیں کے دم سے تھیں۔"

یہ اقتباس درج کر کے مضمون کو ختم کرتا ہوں بس سرور صاحب کی کتاب ایک بزرگ اور مہربان دوست کو یاد کرنے کا بہانہ بن گئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور وہاں بھی وہ اپنے بزرگوں کی انجمن میں رہیں۔

یادرفتگان

محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ

از محمد احمد ظفر آف احمد نگر

8 ستمبر 96ء کا سورج طلوع ہونے سے قبل خاکسار کی والدہ صاحبہ حلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد عیسیٰ ظفر صاحب احمد نگر نزد ربوہ کی زندگی کا سورج تقریباً تین سال تک اعصابی نظام مفلوج ہونے کی بنا پر بیمار رہنے کے بعد 63 سال کی عمر میں ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا۔ "ہم اللہ ہی کے ہیں"

والدہ صاحبہ کی شادی 1962ء میں ہوئی۔ شادی کے بعد کئی نشیب و فراز دیکھے۔ فروری 1978ء میں والد صاحب کی وفات ان کی زندگی کا سب سے بڑا سانحہ تھی۔ جوانی کے عالم میں بیوہ ہوئیں۔ ہم تین بھائی بہت چھوٹی عمروں میں تھے۔ یہ ایسا موقع تھا جہاں بڑے بڑے ہمت والے حوصلہ کا دامن چھوڑ دیتے ہیں۔ بے شمار مصائب پیدا ہو جاتے ہیں۔ مگر آپ نے ان تمام حالات کا مقابلہ کامل وفا' وقار اور عزت کے ساتھ کیا' ہم تینوں بیٹوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ ہمیں عزت وقار سے زندگی بسر کرنے کا سلیقہ سکھایا۔

ان کی زندگی کی سب سے بڑی خوبی امامت سے محبت تھی۔ کہا کرتیں تھیں میرے پاس ایک ایسا نسخہ ہے جس سے تمام مصائب اور مشکلات دور کئے جا سکتے ہیں۔ اور وہ ہے امامت سے رابطہ اور دعا کا خط لکھنا۔ ہم نے خود دیکھا ہے کہ جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوا اپنے آقا کو دعا کے لئے خط لکھا۔ اور خدا نے سامان پیدا کر دیئے۔ ہم بچوں میں سے جب بھی کسی کا تعلیمی امتحان ہوتا خود دفتر پرائیویٹ سیکرٹری جا کر خط پوسٹ کر کے آتیں۔ اور ہمیں بھی ہمیشہ وابستگی کی تلقین کرتیں۔ زندگی کے آخری لحات تک امامت سے رابطہ رکھا۔ وفات سے ایک یوم قبل حضرت صاحب کی طرف سے دعائیہ خط موصول ہوا۔

والدہ صاحبہ کی ایک خوبی دعوت الی اللہ تھی۔ پیغام حق لوگوں تک پہنچانے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ پانچ وقتہ عبادت اور کلام الہٰی ان کی زندگی کا خاصہ تھی۔ بیماری سے قبل جمعہ کی عبادت ہمیشہ اکثر اوقات مرکز سلسلہ ربوہ میں ادا کرتیں۔ بھائیوں اور خاکسار کی شادی کے بعد میری بیوی اور بھابیوں سے دوستانہ تعلق تھا کبھی جھگڑے کی نوبت نہ آئی اپنے ہوں یا غیر سب سے محبت کا لگاؤ تھا۔ خوش اخلاق 'ملنسار تھیں جماعت کے لئے دل میں غیرت رکھتیں تھیں۔ ہم بچوں کی تربیت بھی اسی رنگ میں کی۔ جب ہمارے مرحلہ وار رشتے طے کرنے کا وقت آیا تو ہمیشہ صاف گوئی اور حقیقت سے کام لیا۔ کبھی کوئی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کانگرس کے صدر کی بھارتی وزیراعظم کو وارننگ

کانگرس کے صدر مسٹر نرسیمار اؤ کے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دینے کے بعد کانگرس کی صدارت مسٹر سیتارام کیسری کے سپرد ہوئی۔ مسٹر کیسری نے جو ایک معمر سیاستدان ہیں اپنے عہدہ صدارت کی پہلی پریس کانفرنس میں بھارتی وزیراعظم مسٹر دیوی گاوڑا کو وارننگ دی ہے کہ وہ کانگرس کے ارکان کو توڑنے کی کوششوں سے باز رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کانگرس کمزور ہوئی تو یونائیٹڈ فرنٹ کی حکومت بھی قائم نہیں رہے گی۔ انہوں نے کانگرس چھوڑ کر جانے والے لیڈروں سے اپیل کی ہے کہ وہ کانگرس میں واپس آجائیں۔ اس سے پہلے بھی مسٹر سیتارام کیسری بھارتی وزیراعظم کو وارننگ دے چکے ہیں اور انہوں نے یہ بھی کہا تھا کانگرس موجودہ بھارتی وزیراعظم سے اپنی حمایت واپس بھی لے سکتی ہے۔ اپنی پریس کانفرنس میں مسٹر سیتارام کیسری نے کہا کہ اگلے سال مارچ میں کانگرس کی صدارت کے الیکشن میں وہ امیدوار نہیں ہوں گے۔ مسٹر ستیارام کیسری نے کہا کہ میں اس عہدے پر قائم رہنے کا خواشمند نہیں ہوں۔

یاد رہے کہ موجودہ بھارتی حکومت کو جو کہ 14 جماعتوں پر مشتمل ہے پارلیمنٹ میں اکثریت حاصل نہیں ہے اور ان کی حکومت کانگرس کی تائید سے قائم ہے۔ اگر کانگرس نے اپنی حمایت واپس لے لی تو مسٹر گاوڑا وزیراعظم نہیں رہ سکیں گے۔ اور اس صورت میں انتہاپسند ہندو جماعت بھارتیہ جنتاپارٹی اقتدار میں آسکتی ہے یا کسی بھی پارٹی کے حکومت سازی میں ناکامی سے نئے انتخابات ہو سکتے ہیں۔ موجودہ صورت حال میں جبکہ کانگرس کے سابق صدر و وزیراعظم مسٹر نرسیمار اؤ رشوت کے سیکنڈل میں پھنسے ہوئے ہیں اور پارٹی کی عوامی مقبولیت خطرات سے دوچار ہے، کانگرس موجودہ حکومت کو ختم کرنے کا رسک نہیں لے سکتی۔

○○○

طالبان کے حملہ

افغان طالبان ملیشیا نے موجودہ حکومت کے موجودہ وقت میں سب سے بڑے مخالف سابق افغان کمانڈر احمد شاہ مسعود کے زیر قبضہ علاقے وادی پنج شیر پر حملہ کردیا ہے۔ سردست احمد شاہ مسعود کی طرف سے بہت کم مزاحمت دیکھنے میں آئی ہے۔ لیکن ابھی تک احمد شاہ مسعود کی افواج اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ طالبان ملیشیا نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے 3 اہم پہاڑیوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ انہوں نے روس اور وسطیٰ ایشیائی ممالک کو خبردار کیا ہے کہ وہ افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت سے باز رہیں۔

طالبان کی افواج افغانستان کے ایک اور اہم فوجی گروپ عبدالرشید دوستم کے خلاف بھی حملے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ ادھر روس اور وسط ایشیا کی 4 ریاستوں نے ایک مشترکہ میٹنگ کی اور افغانستان کو دھمکی دی کہ اگر ان کے ممالک کی سرحدوں پر حملہ ہوا تو روس اور چاروں وسط ایشیائی ریاستوں کی مشترکہ فورس جواب دے گی۔ افغان حکومت کے وزیر خارجہ ملا محمد غوث نے کہا ہے کہ ان کی افواج روس اور 4 وسط ایشیائی ریاستوں کی مشترکہ فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ افغان طالبان ملیشیا کے سربراہ اور افغانستان کے موجودہ حکمران ملا محمد عمر نے بتایا ہے کہ افغانستان کے سابق شاہ ظاہر شاہ جلد وطن واپس آنے والے ہیں۔ یاد رہے کہ 1979ء میں جب روسی افواج نے افغانستان میں مداخلت کی تھی تو اس سے قبل نور محمد ترہ کی نے سابق شاہ کو معزول کرکے ملک بدر کر دیا تھا۔ اس کے بعد سے کئی دفعہ شاہ ظاہر شاہ کی واپسی کی باتیں ہوتی ہیں۔ مگر شاہ واپس نہیں آئے۔

افغانستان میں اقوام متحدہ کے ایک افسر نے طالبان حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کی خواتین ورکرز کو نوکری کرنے کی اجازت دیں۔

○○○

مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ

مقبوضہ کشمیر کے نامزد وزیر اعلیٰ اور مسلم کانفرنس کے سربراہ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے دعویٰ کیا ہے کہ حالیہ عام انتخابات دہشت گردی کے خلاف عوام کا فیصلہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ مجاہدین سے بات چیت کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اس سے قبل مجاہدین کی مشترکہ تنظیم حریت کانفرنس نے ڈاکٹر فاروق عبداللہ سے مذاکرات کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس وقت آل کشمیر حریت کانفرنس کے کئی سرکردہ لیڈر قید میں ہیں۔

مسٹر فاروق عبداللہ جن کی جماعت نے حالیہ انتخابات میں بھاری اکثریت حاصل کی ہے کہا ہے کہ وہ کوئی ایسا کام نہیں کریں گے۔ جس سے بھارتی عوام کو یہ شبہ گزرے کہ مقبوضہ کشمیر کے لوگ علیحدگی چاہتے ہیں۔

کشمیر میں حالیہ جدوجہد آزادی شروع ہونے کے وقت مسٹر فاروق عبداللہ مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ تھے اور بھارتی حکومت نے ان کو ہٹا کر وادی میں صدر راج نافذ کر دیا تھا۔ جس کے بعد حال ہی میں پہلی بار ریاستی اسمبلی کے عام انتخابات ہوئے جس کا مجاہدین کی تمام تنظیموں نے بائیکاٹ کیا تھا۔

○○○

تبدیلی فون

○ مندرجہ ذیل ٹیلی فون تبدیل ہو گئے ہیں۔

نظارت خدمت درویشاں 212975

دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان 212982

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30798 میں حمید احمد ظفر معلم وقف جدید ولد چوہدری رحمت علی صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 34/28 دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) ترکہ والد بارہ ایکڑ چار کنال جو بھائیوں کے قبضہ میں ہے اس کے وارث تین بھائی پانچ بہنیں ہیں (2) اور مکان برقبہ 10 مرلہ واقع دارالعلوم شرقی ربوہ مالیتی تین لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 2466 روپے ماہوار بصورت معلم وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد و صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حمید احمد ظفر معلم وقف جدید 34/28 دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 احسان الٰہی معلم وقف جدید وصیت نمبر 13333 گواہ شد نمبر2 محمد الدین وصیت نمبر 15530 معلم وقف جدید۔

مسل نمبر 30799 میں عطیہ القیوم بنت منیر احمد منیب قوم انصاری پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/21 دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-10-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھی وزنی 3 گرام 900 ملی گرام مالیتی اکیس صد روپے اور نقد رقم دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیہ القیوم C/O پروفیسر منیر احمد منیب جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 منیر احمد منیب والد موصیہ وصیت نمبر 18184 گواہ شد نمبر2 مبارک احمد انصاری وصیت نمبر 13086 تایا موصیہ۔

مسل نمبر 30800 میں مریم صدیقہ بنت پروفیسر منیر احمد منیب قوم انصاری پیشہ ملازمت عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/21 دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-10-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھی 3 گرام 800 ملی گرام مالیتی دو ہزار روپے اور نقد رقم آٹھ ہزار سات سو روپے اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مریم صدیقہ C/O پروفیسر منیر احمد منیب جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 منیر احمد منیب والد موصیہ وصیت نمبر 18184 گواہ شد نمبر2 مبارک احمد انصاری وصیت نمبر 13086 تایا موصیہ۔

مسل نمبر 30801 میں منظور احمد ولد فضل قادر قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 34/63 دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-10-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2150 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منظور احمد کارکن دفتر انصار اللہ پاکستان ربوہ گواہ شد نمبر1 عنایت اللہ وصیت نمبر 13241 گواہ شد نمبر2 ناصر احمد ندیم 12/36 دارالعلوم شرقی ربوہ۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ فضل دین صاحب وصیت 12109 نے 1949ء میں قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ سے وصیت کی تھی۔ بعد میں یہ فیصل آباد شہر منتقل ہو گئیں۔ آج کل غالباً بیرون ملک مقیم ہیں۔

دفتر وصیت کو موصیہ صاحبہ کا پتہ درکار ہے اگر موصیہ صاحبہ خود پڑھیں یا ان کا کوئی عزیز رشتہ دار پڑھے تو ان کے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دے تاکہ موصیہ صاحبہ سے رابطہ کیا جا سکے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل آج کے پروگرام

بدھ 9- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (نیا)-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
1-30 متفرق پروگرام-
2-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00 فرنچ سیکھئے-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 طبی معاملات- سپیرا رینل گلینڈ- ڈاکٹر سلطان احمد مبشر- مہمان- ڈاکٹر لطیف اے- قریشی-
6-30 ایک نواحمدی کے ساتھ گفتگو- مکرم امیر افضل-
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)-
8-00 چینی زبان سیکھئے- (دوبارہ)-
8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)-
9-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 روسی پروگرام-
12-00 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
12-30 متفرق پروگرام-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام-
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الہٰی- (سابقہ اقساط (دوبارہ)-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 عربی سیکھئے-
5-00 افریقن پروگرام-
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
7-00 درثمین حصہ 11-
7-30 متفرق پروگرام-
8-00 لقاء مع العرب- (نیا)-
9-00 فرنچ پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (نیا)-
11-00 جرمن پروگرام-

بقیہ صفحہ 1

کے نزدیک وہ باتیں کہنا جو تم کرتے نہیں بڑا گناہ ہے اب بتائیں کوئی بے چارہ (صاحب ایمان)

جائے تو کہاں جائے سوائے اس کے کہ سیدھا ہو جائے اور درمیان کی راہ پر چل پڑے اسی کا نام صراط مستقیم ہے- دونوں طرف خدا نے پہرے بٹھا رکھے ہیں اور وہ بیچ کی راہ پر گامزن ہونے پر (موحد) کو مجبور کر دیتا ہے- پس دیکھیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا یہ ایک مزید فائدہ کیسا ہمیں حاصل ہوا (اور اللہ پر ایمان لاتے ہیں) ان معنوں میں ایمان بعد میں آئے گا کہ جب یہ باتیں ہوں تو پھر حقیقت میں ایمان نصیب ہوتا ہے- ایمان سے یہ باتیں نصیب ہوتی ہیں اور ایمان ہو تو ان باتوں میں جلاء پیدا ہوتی ہے- ان باتوں میں اعتماد پیدا ہوتا ہے لیکن ایک اور فائدہ بھی تو ہے کہ جب آپ یہ باتیں کرتے ہیں تب آپ کو سمجھ آتی ہے کہ ایمان ہوتا کیا ہے تب ایمان کی ایک نئی حلاوت آپ کو نصیب ہوتی ہے-

(از خطبہ 17- ستمبر 1993ء)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ شہزادی بیگم صاحبہ اہلیہ محترم معصوم علی شاہ صاحب علی پور ضلع مظفر گڑھ .قضائے الٰہی وفات پا گئیں ہیں- آپ کی میت 22-9-96 کو ربوہ لائی گئی بیت المہدی میں جنازہ ہوا بعدہ عام قبرستان میں تدفین ہوئی آپ کی عمر 82 سال تھی احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے-

گمشدہ نقدی

○ مورخہ 5-10-96 کو مکرم خلدون احمد صاحب (عمر الیکٹرو سنٹر اقصیٰ مارکیٹ) کے چار ہزار روپے دار الرحمت وسطی وگلی حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کی طرف براستہ دار الرحمت شرقی الف بیت البشیر آتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں- جس دوست کو ملے ہوں براہ مہربانی صدر صاحب عمومی کے دفتر یا عمر وسیم ملک صاحب 43/8 دار الرحمت وسطی ربوہ کو پہنچا دیں-

اعلان داخلہ

○ مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جامشورو (سندھ) نے سندھ کے ڈومسائل رکھنے والے طلبہ سے مندرجہ ذیل برانچز میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں-

1- سول- 2- الیکٹریکل- 3- میکنیکل- 4- الیکٹرانکس- 5- کمپیوٹر سسٹم- 6- کیمیکل- 7- پیٹرولیم اینڈ گیس- 8- انڈسٹریل- 9- میٹالرجیکل- 10- مائننگ- 11- ٹیکسٹائل- 12- سٹی اینڈ ریجنل پلیننگ آر کیٹیکچر-

(نظارت تعلیم)

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں-

ذیشان احمد فراز ابن محمود احمد طاہر کراچی

وقاص احمد ابن ستار احمد مانگا ضلع سیالکوٹ

عطیۃ المصور بنت مبشر احمد کارکن دار الضیافت ربوہ

آفاق احمد ابن عبد الستار مانگا ضلع سیالکوٹ

شاہد محمود ابن طاہر احمد مانگا ضلع سیالکوٹ

طارق محمود ابن محمود احمد مانگا ضلع سیالکوٹ

غزالہ شبنم بنت رفیق احمد طیب کراچی

بقیہ صفحہ 3

میں نے آپ کی خاطر جاگتے گزار دیں اور ہمیشہ ہی آپ کے لئے دعائیں کرتا رہا اور پھر میں نے اپنے رب کا پیار بھی محسوس کیا کہ وہ اپنے فضل سے میری اکثر دعائیں قبول کرتا رہا اور کبھی کسی موقعہ پر بھی میرے دل میں ناکامی، نامرادی یا ناامیدی کا خیال تک پیدا نہیں ہوا- اور نہ ہی ان دلوں میں پیدا ہونا چاہئے جنہوں نے اس کام کو کرنا ہے-"

بقیہ صفحہ 5

بات نہ چھپائی یہی وجہ ہے کہ آج ہم تینوں بھی خوشگوار ازدواجی زندگی بسر کر رہے ہیں- ان کی دعاؤں کی بدولت خدا نے دنیا جہاں کی تمام نعمتیں عطا کر رکھی ہیں- جس پر خدا کا جتنا شکر کیا جائے کم ہے'

آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ شاید کبھی پر نہ ہو سکے- مگر خدا سے دعا ہے کہ وہ والدہ صاحبہ کے درجات بلند کرے- ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے- آمین

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 8- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور میں اپوزیشن کی چودہ جماعتوں کی طرف سے پاکستان بچاؤ تحریک میں بڑی احتجاجی ریلی نکالی گئی۔ نیلا گنبد سے لے کر پنجاب اسمبلی کی عمارت تک جلوس نکالا گیا۔

○ مسلم لیگی کارکنوں نے پنجاب اسمبلی کے گیٹ کو آگ لگادی اسمبلی کے اندر داخل ہو کر سارا سامان توڑ پھوڑ دیا۔ آگ لگانے کے بعد اندھا دھند فائرنگ کی گئی۔ کارکن بار بار حملہ آور ہوتے رہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے اپوزیشن کی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بے نظیر کی چھٹی ہو چکی۔ لاہور اب پورے ملک کی بیٹری چارج کرے گا۔ اب ان کے پلے کچھ نہیں رہا۔ کلنٹن نے بھی فارغ کر دیا۔ عوام آئندہ کال کے لئے تیار رہیں۔ کلنٹن نے کہا بی بی جاؤ' بھکاریوں سے کون ملتا ہے! یہ اب کیوں بیٹھی ہیں۔ قوم مزید برداشت کرنے کو تیار نہیں مرتضیٰ کا مقدمہ اسمبلی میں پیش کروں گا۔

○ اپوزیشن نے کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی پر حملہ نامعلوم گروہ نے کیا لائٹیں پراسرار طور پر بند ہو گئیں۔ یہ گڑبڑ نامعلوم ایجنسیوں کی ہے جو یہ تاثر دینا چاہتی ہیں کہ اپوزیشن بدامنی کی ذمہ دار ہے۔

○ نیلا گنبد سے لے کر پنجاب اسمبلی کے علاقے میں ہزاروں افراد موجود تھے۔ قائدین کا ٹرک آتے ہی وزیر اعظم نواز شریف اور الوداع بے نظیر کے نعرے لگتے رہے۔ ریلی کی قیادت نواز شریف' مولانا نورانی' مولانا نیازی' منور حسن' اجمل خٹک ' ساجد میر' ذوالفقار نقوی' میر عبدالجبار' قاضی خالد' معراج محمد خان' حاصل بزنجو' جمالی' عبدالقادر روپڑی اور تاج محمد لنگاہ نے کی۔ دوسرے شہروں سے قافلے دن کے دو بجے پہنچنا شروع ہو گئے۔

○ نیلا گنبد سے فیصل چوک تک سارے راستے میں قد آدم پورٹریٹوں ' بینروں اور رنگین اشتہاروں کی بہار نظر آ رہی تھی۔ تھوڑے فاصلے پر پانی اور دودھ کی سبیلیں لگی ہوئی تھیں۔ ان بینروں میں سے نمایاں یہ تھے۔ پاکستان بچانا ہے۔ بے نظیر کو بھگانا ہے۔ قدم بڑھاؤ نواز شریف ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

○ پاکستان بچاؤ ریلی کے لئے ساہیوال منڈی بہاؤ الدین اور دیگر بعض علاقوں سے آنے والے قافلوں کو پولیس نے آنے سے پہلے ہی روک لیا تاہم اس کے باوجود بڑی تعداد میں قافلے آئے۔

○ راوی کے اس پار گوجرانوالہ کی طرف سے آنے والے قافلوں سے جی ٹی روڈ پر کئی بار ٹریفک جام ہوتی رہی۔ مرید سے لاہور تک گاڑیوں کی لائنیں لگ گئیں۔ ان میں پبلک ٹرانسپورٹ نہ ہونے کے برابر تھی۔ شیخوپورہ روڈ بھی قافلوں سے بھری رہی۔

○ پنجاب اسمبلی پر حملہ کے نتیجے میں قائداعظم کی تصویر گر گئی۔ دیگر تصاویر کے شیشے ٹوٹ گئے۔ مظاہرین کی فائرنگ کے بعد پولیس نے بھی جوابی فائرنگ کی۔ اسمبلی پر مسلم لیگ کا جھنڈا لگا دیا گیا۔ ابتداء میں پولیس نے ایکشن میں حصہ نہیں لیا۔

○ وائس آف جرمنی نے کہا کہ ریلی کے شرکاء کی تعداد ہزاروں میں تھی۔

○ سپریم کورٹ نے ایک درخواست پر حکومت کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔ اس درخواست میں امن وامان کے مختلف واقعات کا ذکر کر کے کہا گیا تھا کہ اہم شخصیات کی جان کو خطرہ ہے۔ فوج ان کی حفاظت کرے۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ سپریم کورٹ کا امن و امان پر عدم اطمینان اسمبلی توڑنے کے لئے جواز بن سکتا ہے۔ انہوں نے درخواست گزار کو کہا کہ جان و مال کی حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے۔ آپ اس معاملے کو حکومت یا فوج کے پاس کیوں نہیں لے جاتے۔ فاضل عدالت نے راجہ محمد اکرم ایڈوکیٹ کو اپنی معاونت کے لئے طلب کر لیا۔ درخواست گزار حبیب وہاب الخیری نے اپنی درخواست میں کہا ہے کہ حکومت نے "پولیس مقابلوں میں قتل" کی پالیسی اپنائی ہوئی ہے۔ جبکہ آئین کے مطابق مسلح افواج سمیت تمام ادارے عدلیہ کی اعانت کے پابند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم اور اپوزیشن لیڈر سمیت جج صاحبان اور وکلاء کی بھی جانیں لینے کی سازش ہو رہی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے چیف الیکشن کمشنر کو وٹو کے خلاف ریفرنسوں پر کارروائی سے روک دیا ہے۔ عبوری حکم امتناعی وٹو کی جانب سے دائر درخواست کی سماعت کے دوران جاری کیا گیا۔ اس میں ریفرنس کو سپیکر کی طرف سے چیف الیکشن کمشنر کے پاس بھجوائے جانے کے اقدام کو چیلنج کیا گیا تھا۔

○ مسلم لیگ (ج) کے مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے وطن واپس پہنچنے پر ان سے ملاقات کی اور صدر سے ملاقات کے بارے میں ان کو بریفنگ دی۔ مسٹر اقبال احمد خان بھی ان کے ساتھ تھے۔ مسٹر چٹھہ نے وزیر اعظم کے غیر ملکی دورے کے دوران صدر سے ملاقات کی تھی۔ وزیر اعظم کی وطن واپسی پر وزیر داخلہ نصیراللہ بابر کے علاوہ وفاقی وزراء سید خورشید شاہ' این ڈی خان اور رضا ربانی نے بھی ان سے ملاقاتیں کیں۔

○ سپریم کورٹ نے بلدیاتی کیس میں اپنا فیصلہ محفوظ رکھا۔ سپریم کورٹ کے فاضل جج صاحبان نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ مقننہ کو قانون سازی کا اختیار ہے خواہ عدالتی فیصلہ غیر موثر ہو جائے۔ بلدیاتی نمائندگان غیر سیاسی تھے۔ ان کا کوئی منشور نہیں تھا۔ اس لئے ان کی حیثیت کو سیاسی جماعت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ سرکاری وکیل نے اپنے دلائل میں کہا کہ پٹیشن قابل سماعت نہیں تھی۔ اسمبلی کے بنائے ہوئے قانون سے کسی کا بنیادی حق سلب نہیں ہوا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ آئی ایم ایف نے نئے اور سخت ٹیکس لگانے پر زور دیا ہے۔ ہم نے کہا ہے کہ نئے بجٹ اقدامات کی بجائے بہتر ہے کہ سیلز ٹیکس کے لئے اتفاق کر لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ امید ہے کہ ہم آئی ایم ایف کو قائل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

○ مرتضیٰ بھٹو کیس میں غنویٰ بھٹو اور بدر النساء جتوئی کی درخواستیں سندھ ہائی کورٹ نے باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے کیس کا سارا ریکارڈ سر بمہر کر کے عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا ہے سندھ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے جواب دائر کرنے کے لئے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کو مزید وقت دینے سے انکار کر دیا۔ مزید سماعت کے لئے 14۔ اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔

○ تحریک جعفریہ بہاولنگر کے مقتول ضلعی صدر مظہر حسین خمینی کو پرانی چشتیاں کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

○ گلف نیوز نے دعویٰ کیا ہے کہ صدر اور چیف آف آرمی سٹاف ملک میں سیاسی استحکام کے لئے حکومت کی آئینی تبدیلی پر متفق ہو چکے ہیں۔ اور اس سیاسی الجھن کے حل کے لئے حامد ناصر چٹھہ کلیدی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ تاہم اٹھارہ ماہ کے لئے بیوروکریٹس اور ٹیکنوکریٹس پر مشتمل عبوری حکومت کے قیام کا ارادہ فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے۔ لیکن نئی حکومت کی ضرورت پہلے سے بڑھ کر محسوس کی جا رہی ہے۔

تبدیلی فون
○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی کوارٹر تحریک جدید 213007 (رہائش)
○ عبدالمنان ناصر (پاک گولڈ سمتھ)
212750 -212850

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
4-30 تا 8-30 شام

سستا علاج
بذریعہ ہومیو پیتھک ادویات
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
D.H.M.S. R.H.M.P.
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار - ربوہ
فون: ۲۱۲۳۹۹ گھر: ۲۱۱۳۹۹

خواتین کیلئے خاص دوائیں
● تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کی مشہور عالم گولیاں۔
● نور نظر: اولاد نرینہ کے لئے کامیاب دوا۔
● سپاری پاک: سیلان الرحم (لیکوریا) کی مفید دوا۔
مزید مشورہ اور علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

Digitized by Khilafat Library Rabwah

100% خالص معیاری گرم مصالحہ جات
رضوان فوڈز
شادی بیاہ و دیگر پارٹیوں اور گھریلو استعمال کیلئے
گرم مصالحہ (مکمل فارمولا کیساتھ)
ہمارا تعاون آپکے خاندان کی صحت کا ضامن
● محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307

زیورات کی جدید ترین فینسی ورائٹی اور عروسی ملبوسات کی دنیا میں
اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
ایک نیا لیکن منفرد نام
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
نزد چوک حضرت اماں جان - یادگار روڈ - ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر (آف شیخوپورہ) اینڈ سنز

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے - ۶۰ گرام ۹۰ روپے - ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534